خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd vol 146

Track 1

Time:01:10:30

اللہ سے دوستی کا آسان راستہ

... اعوذ با اللہ

...بسم اللہ

پہلے کسی بات سے کسی عنوان سے کسی نہ کسی خدمت خلق کا شعبہ موجود
ہے پہلے تو یہ ہے کہ جہاں بھی کہیں خانقاہ نظام ہو تا ہے یا جہاں بھی کوئی
اللہ کا بندہ سلسلے کے کام کے لئے اور رسول اللہﷺ کے روحانی مشن کو آگے بڑھا
نے کے لئے اس کی تیز رفت کے لئے بیٹھ جا تا ہے وہ اللہ کی مخلوق کا دوست بن
کر مخلوق کی خدمت کر تا ہے اب ایک آدمی جو ہے دم د رود ہے چھوٹے موٹے
نسخے بتا رہا ہے ایک سبق ضرور ہوتا ہے ا ب ساتھ ساتھ لنگر کا ایک شعبہ ہے
اب جو بھی اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس فقیر کو عطا کر تا ہے دال ہو ،چٹنی
ہو ،گو شت ہو ،روٹی ہو ،وہ لوگوں کی خدمت کر تا ہے یہ ہر سلسلے میں ہے
اب بہت سارے سلاسل میں خدمت خلق کے ساتھ ساتھ مسئلوں ان کے اغراض و
مقاصد ہیں قواعد ضوابط ہیں لیکن ان کے ا غراض و مقاصد اورقواعد ضوابط کو
آپ دیکھیں تواس میں لفظوںکی الٹ پلٹ تو ہے لیکن سب کا راستہ ایک ہی ہے
سب کا راستہ ایک ہی ہے جتنے سلاسل ہیں وہ یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق سے
دوستی کر کے اللہ کی مخلوق کو اللہ کے راستے پر لا نا ہےاور اللہ کی مخلوق کو
اس کی پیدا ئش کے مقصدسے آگا ہ کر نا یہ بھی ایک مشترک تمام سلاسل کا
عمل ہے کہ سلسلہ عظیمیہ رسول اللہﷺ کی تعلیمات اور مشن کو پھیلانے کے لئے
اب تک جتنے بھی سلاسل جو ہیں ان کا ایک ہی کو ئی الگ بات سلسلہ عظیمیہ
نے نہیں کی اب سلسلہ عظیمیہ میں کیوں کہ باتیں تو سار ی پڑھی ہیں اس میں
حضور قلندر بابااولیاء ،نے دو چیزوں کو بڑی ا ہمیت دی ہے ایک خدمت خلق اللہ
کی مخلوق کی خدمت کرو جس طرح بھی کر سکو پیسے سے کرو، زبانی بیانی
کرو، عملاًکرو، تعویز سے کرودم درود سے کرو، فیلنگ سے کرو جس سے بھی کرو
پر ایک مراقبہ مراقبہ بھی کم وبیش تمام سلسلے میں مراقبے کا تذکرہ تو ملتا ہے
لیکن سلاسل میں جس طرح عظیمیہ سلسلے میں مراقبہ بہت زیادہ

Hailed

ہے اور بہت زیادہ اہمیت دی ہے اس طرح دوسرے سلاسل میں نہیں ملتا
نقشبندیہ سلسلہ والے، سہروردیہ سلسلہ والے مراقبہ کر تے ہیں لیکن قلندر
بابااولیا ء نے سلسلہ کی جو بنیاد رکھی وہ دو باتوں پر رکھی ایک تو خدمت خلق
اور ایک مراقبہ آج کی اس نشست میں ہمیں اس بات پر غوور کر نا ہے کہ
سلسلہ عظیمیہ کا دو پہلو ہیں خدمت خلق اور مراقبہ اس کی ابتدہ کہاں سے
ہو ئی انتہاء تو ہو گئی ہی نہیں کبھی کیوں کہ اللہ کا راستہ کبھی نہیں ختم
ہو تا ابتداء اس کی یہاں سے ابھی آپ نے قاری صاحب کی زبانی ان لفظوں کو
سنا اس قالا رب ملا ئکتہ انی جعلون...ابھی آپ نے آیت سنی کہ میں زمین میں
اپنا نا ئب اور خلیفہ بنا نے والا ہوں یہان یہ بات سوچنے کی ہے نیابت اور خلافت
کا مقصد کیا ہو تا ہے نیابت اور خلافت کا مقصداسیدھی سی بات ہے کہ جس
ہستی کا وہ نائب اور خلیفہ ہے اس ہستی کے اختیارات کو استعمال کر نا ،اس
ہستی دئیے ہو ئے کہ اختیارات کو استعمال کر نا اس ہستی کے دئیے ہو ئے
اختیارات کو استعمال کرنا مثلاً ایک گورنر ہے وہ کہیں چلے جا تے ہیں یا صدر
صاحب ہیں وہ کہیں چلے جا تے ہیں ان کے قائم مقام کو ئی بندہ ہو تا ہے ہاس
کو بھی نائب ہی کہے گے تو صدر کی عدم موجودگی میں اس کو وہی اختیارات
حاصل ہوتے ہیں جو صد رمیں تفہیز کر تا ہے تو سیدھی س ی بات ہے نیابت کا
مطلب ہے اختیارات استعمال کر نا اس ہستی کے جس ہستی کا وہ نائب ہے تو
اب اللہ تعالیٰ فرتے ہیں میں زمین میں اپنا نائب بنا نے والا ہوں فی الارض
خلیفہ...اپنا نائب بنا نے والا ہوں یعنی ایک ایسی ہستی بنا رہا ہوں فرشتوں سے
کہاجو میرے دئیے ہو ئے اختیارات استعمال کرے گی فی جعلون فی الارض خلیفہ...
میں اپنا نا ئب بنارہا ہوں توسیدھی سی بات ہے نائب بنا رہا ہو ں تو اختیارات
بھی ا سے تفہیز کروں گاہاب وہ فرشتوں نے دیکھے بھا لے تھے جنات کی مخلوق
پہلے سے تھی انہو ں نے شرفساد کیا تھا ،تو فرشتوں نے یہ دیکھاآدم میں بھی
وہی سارے عناصر ہیں جو جنات میں تھے اور ہیں تو ان عناصر کی بنیاد پر کہا یہ
تو خون خرابہ فساد کر ے گاخون خرابہ کر ے گا اللہ تعالیٰ نے دیکھئے اللہ نے یہ
نہیں کہا یہ خون خرابہ نہیں کر ے گا فساد نہیں کر ے گا ہایسی بات نہیں ہے
اللہ تعالیٰ نے کہا جو میں جانتا ہوں ،وہ تم نہیں جا نتے ،میں یہ جا نتا ہوں یعنی
خون خرابہ فساد کے علاوہ بھی یہ کام کر ے گا ہماری نیابت اور خلافت کے
فرائض انجام دے گا ہاللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنا نا ئب بنایا اور فرشتوں سے کہا
سجدہ کرو یہ بھی بہت غور طلب بات ہے اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں میں سارے
گناہ معاف کر دونگا ایک شرک معاف نہیں کر تااور ایک حقوق العباد معاف نہیں
کر تا ہاب اگر سجدہ سے مراد سجدۂ معبودیت ہے یعنی اللہ کومانتا ہوں تو کھلا
شرک ہے اللہ تعالیٰ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فرشتوں شرک کرو آدم کو سجدہ
کرو سجدہ کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ ہم نماز میںسجدہ کر تے ہیں ہسجدہ کا
ایک مطلب یہ ہے کہ عظمت کو تسلیم کر نا ،تاظیم کر نا،حاکمیت تسلیم کر نا
کہ فرشتوں سے کہا کہ دیکھیو اب تم نے سب کچھ دیکھ لیا ہے تمہیں پتا بھی چل

گیا ہے کہ لو آدم کوہم نے علوم سیکھا دئیے اور تم نہیں جا نتے تم نہیں جا نتے تم
نے اس بات کا اقرار بھی کر لیا قالو الا علمالنا ...آپ نے ہمیں جتنا سیکھا یا ہے
ہم تو اتنا ہی جا نتے ہیں ہتم نے سن بھی لیا اور آدم کے علم کا اطراف بھی کر
لیاساتھ ساتھ تم سلندر بھی ہو گئے کہ صاحب ہمیں نہیں آتا جو تم نے آدم کو
نیابت نیابت کا لہذا اب تم یہ جو تم نے سب دیکھا تم نے جو سنا ،تم نے جولا علم
کا اطراف کیا اب اس کے لئے تو شہادت فراہم کرو آدم کے سامنے جھکو اور آدم
کی حاکمیت کو قبول کرو ہفرشتوں نے حاکمیت کو قبول کر لیاہ شیطان نے
حاکمیت کو قبول نہیں کیاوہ بے درگا ہ ہو گیا، وہ کا فر ہو گیا یہاں یہ بات بہت
غوروطلب ہے اور سمجھنے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیا کر تے ہیں اب دیکھئے نے اللہ
تعالیٰ نے کا ئنات بنا ئی، کا ئنات بنا ئی،اللہ تعالیٰ نے فرشتے بنا ئے، اللہ تعالیٰ نے
پیغمبر مبعوث فرما ئے ، اللہ تعالیٰ نے اپنے دوست زمین پر پیدا کئے او راولیا ء اللہ
جنہیں ہم کہتے ہیں ،اللہ تعالیٰ نے زمین بنا ئی،آسمان بنائے ،سورج،
چاند ،ستارے، پا نی، ہوا ،آکسیجن ،بارش ،پہاڑ ،معدنیات ،سب کچھ اللہ تعالیٰ نے
بنا یا ہے ہانسان کو بھی بنایا ،جنات کو بھی بنایا ،فرشتوں کو بنایا ،جنت بھی بنائی
دوزخ بھی بنا ئی یہ سب کچھ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے بنائی اس کے پیچھے جو
مقصد ہے جب ہم تلاش کر تے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ سب چیزیں اللہ
تعالیٰ نے اپنے لئے نہیں بنا ئی نہ اللہ تعالیٰ کو گھر کی ضرورت ہے بھئی زمین ہو
گئی تو گھر ہو گا ،اللہ تعالیٰ کو گھر کی ضرورت ہی نہیں ہے،اللہ تعالیٰ کو
پیاس ہی نہیں لگتی، بھوک ہی نہیں لگتی، لہذا کیا ضرورت ہے پانی کی ،کیا
ضرورت ہے فوڑ اگانے کی ،اللہ تعا لیٰ کسی کے باپ نہیں تو ظاہر ہے اولاد
کہاںہوگئی ہاللہ تعالیٰ کا کو ئی خاندان نہیں تو کیا ضرورت ہے بہت سارے
گروپ بنانے کی ،بہت زیادہ طبغات بنانی کی ،بہت زیادہ قبیلے بنانے کی ،کو ئی
ضرورت ہی نہیں اللہ تعالیٰ کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں اللہ صمد ...اللہ تو
بالکل لا احتیاج ہے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے تو جب اللہ کو کسی چیز کی
ضرورت ہی نہیں ہے تو یہ سارے اتنا بڑا نیٹ ورک جو کائنات کا اللہ نے قائم کیا
یہ کیوں کیا؟ تو ایک ہی بات کہنے میں آتی ہے دوسری بات آپ کہہ ہی نہیں
سکتے اللہ تعالیٰ نے یہ ساری چیزیں اپنے لئے نہیں اپنی مخلوق کے لئے پیدا کی
ہیں جتنااس لئے د ماغ لڑا لودوسری بات کہہ ہی نہیں سکتے یہ ساری چیزیں
اللہ نے اپنے لئے نہیں اپنی مخلوق کے لئے بنا ئی ہے اس لئے کہ کہ مخلوق کا پانی
کی بھی ضرورت ہے، مخلوق کا زمین کی بھی ضرورت ہے،کہ مخلوق کا دھوپ
کی بھی ضرورت ہے ، کہ مخلوق کا چاندنی کی بھی ضرورت ہے،کہ مخلوق کا
کپڑوں کی بھی ضرورت ہے، کپڑوں کی ضرورت ہو ئی اللہ تعالیٰ نے روئی پیدا
کر دی ، کپڑوں کی ضرورت ہو ئی اللہ تعالیٰ نے اون پیدا کر دی اون اور کوٹن
سے جب گزارے نہیں ہوا اللہ تعالیٰ نے نائلون پیدا کردی ،مخلوق کو آگ کی
ضرورت ہے اللہ نے درخت پیدا کر دئے بے شمار جب دیکھا اللہ تعالیٰ نے یہ تو
درخت کاٹ کاٹ کرسب جلا گئے نئے بوتے نہیں پرانے جلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے

رحم فرمایاکو ئلے بنادیا پتھر کا کوئلہ بنادیا، جب دیکھا کو ئلے میں بھی گزارہ نہیں
ہو رہا اللہ تعالیٰ نے مٹی کا تیل نکا ل دیا،جب مٹی کے تیل میں بھی بس نہیں ہو
ئی اللہ تعالیٰ نے بجلی بنا دی ، جب بجلی بھی کم پڑ گئی اللہ تعالیٰ نے گیس نکال
دی ، اور پتا نہیں آئندہ جب گیس بھی کم پڑ جائے تواللہ تعالیٰ کیا چیز پیدا کر دیں
، اب تو جو سلسلہ ہے آدم سے لیکر اب تک انسانی مخلوق ،حیوانانی مخلوق کے
لئے اللہ تعالیٰ نئے نئے وسائل پیدا کر تا ہے پھر یہاں یہ سال ہے اللہ تعالیٰ یہ
سب کچھ کیوں پیدا کر رہے ہیں آپ کہے گے مخلوق کے لئے پیدا کر رہا ہے کوئی
اللہ تعالیٰ کو اس کے غرض نہیں کے مخلوق نماز پڑھے نہ پڑھے اللہ کو مانے یا نہ
مانے کفر کرے لحاظ کر ے ،اللہ سے شکوہ کر یں اللہ کو برا بھلا کہیکو ئی غرض
نہیں کیوں کے اللہ تعالیٰ نے پید کر دیا ہے خالق ہیں سب سے بڑے باپ ہیں،سب
سے بڑی اماں ہیں ،سب سے بڑے مالک ہیں قادر ہیںاب اس کی ذمہ داری اللہ
تعالیٰ نے لے لی ہے میں نے مخلوق کی حفا ظت کر نی ہے مجھے مخلوق کا زندہ
رکھنا ہے ایک معین وقت تک اور مقین وقت تک رکھنا ہے تو اسے کھا نے کو بھی
دینا ہے اسے پینے کو بھی دینا ہے ، اسے کپڑے بھی پہنانے ہیں اسے باپ بھی دینا
ہے اسے ماں بھی دینی ہے، اسے ماں باپ نہیں دینگے تو پروارش نہیں ہو گئی
بچوں کی نگداش دیکھ بھال کون کر ے گا ہتو یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے
انسانوں کے لئے بنا ئی کیوں بنا ئی الحمد اللہ ... سب تعریفیں اس اللہ کے لئے
ہیں جو عالمین کا رب ہے عالمین سے مراد آپ نے پڑھا ہے ایک عالمین تو ہے
نہیں کروڑوں دنیا ہیں،کروڑوںچاند ہیں، کروڑوں سورج ہیں، کروڑوںلاکھوں
گلکسیس ہیں، وہ آپ نے ایک کتاب پڑھا ہے وہ ایک اندازہ ہے جو بڑوں نے قائم
کیا ہے الحمد اللہ ... سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو کروڑوں عالمین کی
مخلوق کوفیڈ کر تا ہے رب معنی فیڈ کر نا وسائل پیدا کر نا زندگی سے مطابق
جتنے بھی وسائل ہیں ان کے تخلیق کر نے والے کو رب کہتے ہیں ا ب یہ ثابت ہوا
یہ ساری کائنات اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے بنا ئی ہے اور کائنات کی ہر
چیز کسی نہ کسی طریقے سے مخلوق کے کام آرہی ہے ہچاند کام آرہا
ہے ،ستارے کام آرہے ہیں،سورج کام آرہا ہے ،درخت کام آرہے ہیں،ندی نالے دریا
ابشارے کام آرہے ہیں ،گھاس پوس کام ؤرہا ہے ،لکڑی کام آرہی ہے ،لوہا کام
آرہا ہے ،المونیم کام آرہا ہے،کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو بیکار ہو او انسانوں
کیکسی نہ کسی طرح کام آتے ہیں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ہم نے تمہارے لئے جا نور
پیداکئے تاکے تم ان کا گوشت کھا ئو،ہم نے تمہارے لئے منہ زور جانور پیدا کئے تاکے
تم ان پر سواری کرو ، اور جب تم اس پر بیٹھ جا ئو تو وہ تمہارا فرمانبرار ہو جا
ئے غلام کی طرح تمہاری خدمت کرے تو یہ سب جو اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں اس
کو ہم بہت ہی مختصرالفاظوں میںیہ کہے سکتے ہیں کے اللہ تعالیٰ نے اپنی
مخلوق کا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی زندگی کے لئے بیشمار وسائل پیدا کئے
اور ان وسائل کو تحافظ دیا یعنی ایسا نہیں ہے بارش ہو گئی تو پہہو تی رہی
تحافظ فراہم کیا جب بھی کو ئی چیز کم ہو ئی اسے زیادہ کر دیا یا متبادی چیز

رکھی ان سب کو ہم حضور قلندر بابااولیا ء نے فرما ئی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق
کی خدمت کر تا ہے خدمت کر تا رہے گا جب تک وہ ہے ۔ میں نے ایک دفعہ اپنے
مر شد حضور قلندر بابااولیا ء سے عرض کیا حضور اللہ سے دوستی کیسے کی جا
ئے انہوں نے فرمایا بھائی تم کسی ؤدمی سے دوستی کر نا چا ہو تو کیسے کرو گے
تو میں نے کہا جی وہ آدمی آئے گا اس کو عزت و احترام کے ساتھ جو کچھ ہو
گاچائے پانی اس کو پیش کر یں گے اس سے خوش اخلاق سے پیش آئیں گے بات کر
یں گے میں نے کہا ٹھیک ہے جب تم خوش اخلاق سے پیش نہیں آئو گے اس کو
چائے کا نہیں پو چھو گے اس کے آنے سے خوش نہیں ہو گے پھر کیا ہو گا پھر کیا
وہ دوستی نہیں رہے گی انہوں نے کہا نہیں و ہ اصلی بات بتا ئو جو دوستی پکی
ہو جا ئے خیر میں نے اپنی ذہن سے کیا کچھ نہیں کہا یہ نہیں ہے بھا ئی دوستی
ما معاملہ کچھ اس طرح ہے ایک آدمی نمازی ہے تو اس طرح اس کے ساتھ نماز
پڑھنے لگ جا ئو ،ایک آدمی شرابی ہے جب اس کے ساتھ کو ئی شراب پیتا ہے اس
سے دوستی ہو جا تی ہے ،ایک آدمی جواری ہے سٹے باز ہے جب دو چار آدمی
سٹے میں مل جا تے ہیں ،کو ئی تقریب پسند ہے آدمی تقریب شروع کر دے کسی
کو تعمیر پسند ہے آکر تعمیر شروع کر دے آپ کی آپس میں دوستی ہو گی یعنی
انسانی

hoby

جو ہیں وہ کی یا کہتے ہیں ار دو میں انسانی مشغلے جو ہیں وہ آپ اپنا لیں
اساس کی سوچ کو اپنا لیں جو سنیما دیکھنے والے لوگ ہیں ان کے ساتھ سنیما
دیکھنا شرو ع کر دو ،گا نے بجا نے والے جو لوگ ہیں ان کے ساتھ گانے بجا ناشروع
کر دو ،نیک لوگ سادے لوگ اچھے لوگان کی صحبت میں بیٹھنا شروع کردو ان
جیسی باتیں کر نا شروع کر دو ان سے دوستی ہو جا ئے گی ۔اللہ اللہ والا آدمی
ہے اس کے پاس آپ جا کر گا نے بجا نے کی با تیں کرو تو کبھی دوستی نہیں ہو
تی وہ اللہ رسول کی باتیں کر رہا ہے اخلاق کی باتیں کر رہا ہے آپ اس کو
سنیں آپ بھی ایسی کر نا شروع کر دیںمختصرہ یہ ہے کہ آپ کو کسی سے دوستی
کر نی ہے قلندر بابا اولیا ء کے نقطہ نظر سیتو آپ وہ عادات وہ عادات اختیار کر
یں جواس بندے کی عادات ہیںاب انہوں نے پو چھا کے یہ بتا ئو اب اللہ میاں کیا کر
تے ہیںبھائی ...میں نے اپنی طرف سے پتا نہیں کیا کچھ کہا تو کہنے لگے بات تو تم
سہی کہہ رہے ہولیکن مقصد نہیں پیو را ہو رہا لمبے لمبے نہیں جملے پڑھو
مختصربات کرو ایک بات کرو اللہ کیا کر تا ہے تو صاحب میں تو نہیں بتا سکتا
اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی خدمت کر تا ہے ماں کے پیٹ میں نو مہینے بچے کو کھلا
تا پلا تا ہے ،پیدا ئش کے بعدپہلے تو یہ ہے ماں کے دل میںمتا ڈال دیتا ہے سینے کو
دود ھ سے بھر دیتا ہے یہ سب خدمت ہ علاوہ اور کیا ہے اب کہے گے نے ماں نے
بڑی خدمت کی بھئی اپنے بچوں کی ماں نے بڑی خدمت کی اور ماں ہی ہے جو
خدمت کر سکتی ہے یہ ہے بھی صیحح بات اللہ تعالیٰ نے فرمائی لیکن اگر ماں

کہ سینے میں دودھ نہ آتاتو ماں کیسے بچے کو دودھ پلا سکتی تھی کیسے فیڈ کرا سکتی تھی اگر ماں کے دل میں اللہ تعالیٰ ممتا نہ ڈالتے تو اتنی تکلیف وہ کیسے بر داش کر تی تو یہ بھی ایک خدمت ہے۔ پھر آپ کو عقل دی، شعور دیا، علم عطا کیا اساتذہ بنا ئے ،اسکول،مدرسے، کالج یو نیورسٹی بنا ئی اس میں اچھے اچھے اللہ تعالیٰ نے دماغ جمع کئے ورنہ سارے باولے ہو تے کیسا اسکول ،کیسا کالج،تو جتنا بھی

Discation

میں شامل کر یں اور ڈھونڈے کہ اللہ تعالیٰ کتنی خدمت کر تا ہے۔ ایک بندے کی تو کیا رب رباب نکلا اللہ تعالیٰ کیا کام کر تے ہیں ؟بھئی کیا کام کر تے ہیں اللہ تعالیٰ جب کو ئی بندہ مخلوق کی خدمت کر ے گا ،پھر کیا ہو گا اللہ سے رابطہ قائم ہو جا ئے گاتو سلسلہ عظیمیہ میں مخلو ق کی خدمت کر نا اسا لئے بنیاد بنا گیا یہ وہ کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جو وبھی بندہ خدمت کر تا ہے۔ کسی بھی طرح اسکول میں بچوں کو پڑھا تا ہے۔ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کر تا ہے۔ ۔ معاشرے کی تشکیل کر تاہے۔ معاشرے کی تعمیل کو پھیلاتا ہے۔ اور تخریب کو نکا لا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں معاشرے تخریب کو اللہ تعالیٰ نا پسند کر تے ہیں ۔ جو لوگ تخریب کو نا پسند کر تے ہیں اور جو لوگ تخریب کو ختم کر تے ہیں جو لوگ تخریب کو ختم کر نے کے لئے جدو جہد کرتے ہیں وہ اس لئے خدمت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسا چا ہتا ہے۔ ۔ اس سے جو لوگ تعمیل میں چلے جاتے ہیںاچھا معاشرہ بنا تے ہیں اچھا ماحول بنا تے ہیں اپنے بچوں کی صیحح تر بیت کر تے ہیں ۔ان کے ساتھ شفقت کر تے ہیں اور ان کو اولاد کو احترام سیکھا تے ہیں والدین کا اور اساتذہ کا وہ کیوں کہ اللہ خود با ادب ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کا م ہے۔ خدمت خلق ہے۔ تو سلسلہ عظیمیہ میں کیا بھئی شعبہ ہے۔ روحانیت میں جذبہ خدمت خلق ہے۔ تو میں نے سلسلہ عظیمیہ کہہ۔ دیاتو جتنااچھا اب روحانیت کا منشاہ کیا ہے۔ بھئی روحانیت کا کیا منشاہ ہے۔ اگر کو ئی سوال کر ے آپ سے کہ آپ بھئی روحانیت کیوں سیکھنا چا ہتے ہیں کیامنشاہ ہے۔ روحانیت کا بھئی اللہکو جا نے کے لئے اللہ کو پہچانے کے لئے اللہ سیدوستی کر نے کے لئے۷ اللہ سے قربت سیاللہ توقریب ہے۔ ہی نحن اقرب علیہ ...میں تو سے دور تھوڑی ہوں میں تو جان سے جان سے بھی زیادہ قریب ہوں ۔ اقرب اقربکا مطلب یہ ہے۔ کہ فاصلے ختم ہو گئے اقرب قریب اقرب کا مطلب ہے۔ جہاں آپ فاصلہ کا تعین نہ کرسکیں۔ ایک انچ دو انچ تین انچ اس کو اقرب کہتے ہیں نحن اقرب ... میں تمہاری جان سے زیادہ تم سے قریب ہوں اب اللہ تعالیٰ آپ کی جان سے زیادہ قریب ہے۔۔ اللہ تعالیٰ نے بتا بھی دیا لیکن ہمیں نہیں پتا ہم نہیں دیکھ رہے۔ ،ہم نہیں جا ن رہیکہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی بات کہہ۔ دی سڑا ہوا بندہ سڑھی ہو ئی بندی اس لئے کہتے ہیں میں تم سے دور نہیں ہوں میں تم سے تمہاری جان سے زیادہ قریب ہوں ۔ اب ہمیں اس بات کا علم تو ہو گیااللہ کے برگیذیدہ

بندوں نے پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے آقا ہمارے مو لا حضرت
محمد ﷺ نے ہمیں بتا دیا ہے اعلان کر دیا ہیااللہ دور نہیں ہے اللہ کہہ رہا ہے
حضور نہیں کہہ رہے نحن ...مینحن اقرب ...میں تمہاری ان سے زیادہ قریب
ہوباب ہم اس بات کا مشاہدہ کس طرح کر یں گے اب اس بات کا مشاہدہ کر
نے کی جو جدوجہد اور کوشش ہے اس کو روحانی علم کہتے ہیں ہم روحانیت
اس لئے سیکھانا چاہتے ہیں اللہ نے جو کچھ فرمایا کہ میں تم سے اتنا قریب ہوں
اتنا قریب ہوں تم یہ نہیں کہہ سکتے اب کو ئی پوچھے اللہ کتنا قریب ہے تو آپ
یہ نہیں کہیں گے بارہ فٹ دو فٹ اقرب فاصلہ ہی نہیں ہے کو ئی آپ کو کہیں
جا نا نہیں پڑے گا بس سوچنے کی بات ہیادھر آپ نے سو چا ادھر اللہ آپ کے
سامنے ہے لیکن وہ سوچ کس قسم کی ہو اس کی پریکٹس کے لئے آپ کو
روحانی علوم سیکھنے اب روحانی علم سیکھنا یہ بھی اللہ کا پسندیدہ علم ہے اب
دیکھئے پھر ابھی جو وجعلون فی الارض خلیفہ ... اور فرشتوں کو دیکھا نے کے لئے
فرشتوں کو مطمئن کر نے کے لئے جنات کے گروہوں کو مطمئن کر نے کے لئے محض
یہ نہیں کہا بس یہ میرا خلیفہ ہیااللہ تعالیٰ کا ایک میزاج ہے بڑی اور خوبصورت
بات ہے اللہ تعالیٰ کے صاحب یہ بات میں سمجھنا چا ہتا ہوں حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے کہا اے اللہ یہ حیات وممتات کا کیا سلسلہ ہے یہاں آدمی مر جا
ئے گا قبر میں چلے جا ئے گا مٹی کے ذرات میں تبدیل ہو جا ئے گانہ اس کی ہڈی
ملے گی نہ پسلی ملے گی،نہ آنکھ ملے گی نہ بال ملے گا سوائے مٹی ایک مٹھی کے
کچھ نہیں ہو گا کیسے یہ زندہ ہو جا ئے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے اطماد
نہیں ہے اللہ کی بات پر یقین نہیں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ جوڑ
دئے سجدے میں چلے گئے میں اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں،مشا ہدہ چا ہتا ہوں
دیکھنا چا ہتا ہوں تاکہ میرا دل مطمئن ہو جا ئیکے یہاں حیات و ممات کا فلسفہ،
صیحح ہے اور مردہ اس طرح زندہ ہو جا تا ہے اللہ تعالیٰ نے کہا ٹھیک ہے
اطمینان قلب چاہتے ہو تو ٹھیک ہے دیکھئے اللہ تعالیٰ کا میزاج دیکھئے،تحمل بر
دباری اپنی مخلوق سے محبت اپنی مخلوق کا تعلیم دینے کا طریقہ کارغور فرما
ئیں بات اللہ تعالیٰ کی ہو رہی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے انہو ں نے
کہا ٹھیک ہے اگر تم اطمینان قلب چاہتے ہو تو تو چار پرندے پالو ان کی نگہداش
کرو، دیکھ بھال کرو ان کو دانے چو نگا ئو اور جب وہ تمہارے سے معنوس ہو جا
ئیں تو انہیں بلا ئو اتنے معنوس ہو جا ئیں وہ تمہارے پاس چل کر آجا ئیں اب
دیکھئے نہ اگر آپ بلی پال لیتے ہیں اس کا کو ئی نام رکھتے ہیں اب اس کے پیروں
میں گونگروں ڈال دیتے ہیں اور میں نے کہا میاں بلی آئو چھن چھن کر کے وہ آجا
تی ہے آپ کے پاس آجا تی ہے نہ تو بکر ی کا نام رکھ دو کو ئی رانی رکھ دیتا ہے
کو ئی پتا نہیں کیا کیا نام رکھ دیتا ہے بکر ی آجا تی ہے جب اس کو آواز دیتے ہیں
گا ئے گا ئے بھی آجا تی ہے میں نے دیکھا ایک صاحب تھے انہوں نے بھنس کا نام اپنا
رکھا ہوا تھا رانی تو جب کہتے تھے رانی رانی وہ آجا تی تھی توتو چار پرندے پالو
ان کی خدمت کرو، کیا پرندوں کو دانے ڈالنا، ان کو رات کو بند کر نا،دن کو

کھولنا ،ان کی کتے بلی چیل کوئے سے حفا ظت کر نا،کیا ان جانوروں کی خدمت
نہیں ہے خدمت کرو چار جا نور پالو ان کی خدمت کرو اور اتنا خدمت کرو اور وہ
تم سے معنوس ہو جا ئیں اور تمہاری آوازکو پہچان لیں پھر ان چا روں کو ذبح
کرو، ذبح کر کے ان چاروں کو قیمہ بنادو ایک ساتھ اور باہر نکل جا ئو، پہاڑی کے
اوپر رکھ دو اور اللہ کا نام لیکر ان کو بلا ئو نام لیکر کر بلائو آئو اللہ کے حکم سے
حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے یہ عمل کیااور وہ چاروں پر ندے زندہ ہو کر ان
کے پا س آگئے ہیہ واقعہ جب میں نے پڑھا تو مجھے تجسس ہوا کہ اس کو مراقبہ
میں دیکھنا چا ہئے ہےہوا کیا آکر کس طرح ہوا یہ بہت عظیم و شان بات ہے کہ
چار بندے ان کو ذبح کر دیا ان کا ایک جیسا قیمہ کر دیا ہڈی، پسلی ،سب کھا ل
ول سب تھے وہ زندہ ہو گئے کیسے ہو گئے کیا ہو گئے تو میں نے کہا اس کو
مراقبہ میں دیکھنا چا ہئے اللہ تعالیٰ تو فیق دے کہ کو ئی نہ کو ئی صورت نکلے
گی ہوے میرے مرشد کریم حضور قلندر باباولیاء کے نسبت سے مراقبہ قائم ہو
گیاہ ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے بناتو میرے اوپر حیرت کے دروازے کھل گئے میں
نے یہ دیکھا جب حضرت ابرا ہیم علیہ السلام نے ان جا نوروںکوآواز دی تو اس
ڈھیر میں سے گوشت کے ڈھیر میں سے الگ الگ بوٹیاں ایک ادھر، ایک ادھر، ایک
دھر، ایک ادھر چار جگہ وہ بو ٹیاں جمع ہو ئیں ہاور بڑی عجیب بات یہ ہے کہ
اگر وہ کبوتر کی بوٹی تھی تو کبوتر کے اس میں چلی گئی اور جو فاختہ کی تھی
وہ فاختہ میں چلی گئی یعنی چاروں جانور کی الگ الگ بو ٹیاں ہڈی کو ایک جگہ
جمع ہو کر اور چار جانور جمع ہو گئے حضرت ابرا ہیم کے قریب تو اللہ تعالیٰ کا
میزاج آپ لوگ سمجھیں اللہ تعالیٰ بہت رحم ہے بہت ہی کریم ہیں اب دیکھئے
ستا ر العیوب کہ میں اپنے بندوں کا عیب چھپا تا ہوں ہمیں نہیں ظاہر ہو نے دیتا
اب مجھے آپ بہت اچھا سمجھتے ہیں آپ کا حسن عمل ہے اللہ کر ے آپ کے
سوچنے سے میں اچھا ہو جا ئوں لیکن اگر میرے اور آپ کے درمیان پر دہ نہ ہو تو
پتا نہیں پھر کیا صورت پیش آئے گی یہ آپس میں اللہ تعالیٰ نے پر دہ ڈالا ہوا ہے
جس میں سے ہم اچھے ہیں ستا ر العیوب اپنے بندوں کی عیب پو شی کر تا
ہوں اپنے بندے کے عیوب پر، غلطیوں پر ،قطیوں پر، نا دانیوں پر، ظلم پر پر دہ
ڈالتا ہو ں اور ساتھ غفاروزنوب ہوں غلطیوں کو چھپا تا بھی ہوں ہساتھ ساتھ
معاف بھی کر تا ہوں چھپا تا بھی ہوں ساتھ ساتھ معاف بھی کر تا ہوں اتنے
بڑے رحم کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہم گستاخیاں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے
ارشاد میں بے ادبی کر رہے اللہ تعالیٰ کی ہر جو بات پسندیدہ ہے اس کے خلاف
عمل کر رہے ہیں ہروہ بات جو اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہے اس پر عمل کر رہے
ہیں ہاس کے باوجود اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ...جی ...اللہ تعالیٰ...پر دہ پو شی کر
رہے ہیں ہستا ر العیوب ہیں اور پر دہ پو شی کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ
نے کو ئی فائل بنا کر رکھ لی ہے اچھا باچو دیکھ تیرا فائل رکھا ہوا ہے تو آتو
صیحح نہیں معاف فائل ہضم غفاروزنوب معاف کر نے کا مطلب یہ ہے فائل ختم
ہو گئی ہبھئی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے کسی کے اوپر بھئی عدالت معاف

کر دیتے ہے ختم کیس ختم اب اس اللہ سے جب دوستی کر نا چا ہئیں گے تو اس
کا کیا مطلب ہوااللہ تعالیٰ کی صفات آپ کو اپنے اندر منتقل کر نا ہو گئی۔ ایک
آپ نے کہا نہ نمازی صاحب نماز پڑھے دوستی ہو جا ئے گی، ایک شرابی کے ساتھ
کوئی آدمی شراب پیتا ہے اس کی دوستی ہو جا تی ہے، یعنی ایک طرز فکر
اختیار کر ناتو اب اللہ تعالیٰ کی کیا طرز فکر ہے ستا ر العیوب سب کے عیب چھپا
تا ہے ہآپ کو اپنے غیروں کے، عزیزوں کے ،رشتے داروں کے، عیب چھپا نے ہو نگے
اگر آپ نہیں چھپا ئیں گے تو اللہ تعالیٰ کی صفت آپ کے اندر منتقل نہیں ہو
گی ہقربت نہیں ہو گی جو لوگ گستاخ ہیں، شرارتی ہیں آپ کو اذیت دیتے ہیں
،تکلیف پہنچا تے ہیں ،غفار و لزنوب اللہ تعالیٰ بھی معاف کر تے ہیں، آپکو بھی
معاف کر نا ہو گا ہےیں نے سلسلہ عظیمیہ کے جو قواعد و ضوابط جو ہیں آپ
یاد کر لیجئے کسی وقت بھی سنا ئیں گے سب لوگ آپ اس میں ہے کہ اگر اس
آپ کو کسی کی ذات سے تکلیف پہنچ جا ئے آپ معاف کر دیں انتقام کا جذنہ نہ لا
ئیں اللہ نے اس بات کی بھی ایجا زت دی ہے اگر تم انتقام لینا چا ہو تو ...عربی
آیت ...کو ئی تمہارا کام کاٹ دے تم اس کا کان کاٹ دو ،کو ئی تمہارے تھپڑ مارے
تم اس کے تھپڑ مار دو لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کر تا ہے کہ معاف اس
لئے کیوں پسند کر تا ہے اللہ تعالیٰ ؟کیوں پسند کرتا ہے بھئی ...؟خودمعاف کر
دیتا ہے غفارو زنوب ہے خود معاف کر تا ہے تو خدمت خلق کے جذبے کا کیا مقصد
ہوا کہ خدمت خلق سلسلہ عظیمیہ میں اس لئے داخل ہے سارے سلاسل میں
سلسلہ عظیمیہ میں اس لئے داخل ہے اور اس کی بڑی اہمیت ہے کہ خدمت
خلق میں اللہ تعالیٰ کی خدمت خلق کی جو عادت ہے وہ بندے کے اندر منتقل ہو
جا ئے ہاب میں آپ سے پو چھتا ہوں سب سے پہلے یہ کام کس نے شروع کیا ؟
مخلوق کی خدمت کر نا ؟اللہ تعالیٰ نے پھر اللہ تعالیٰ کے بعد یہ کام کس کے
سپرد ہوا ؟کس پیغمبر کے سپرد ہوا ؟حضرت آدم علیہ السلام کے فی الارض
خلیفہ ...جو کام میں نے کر نا ہے وہ تجھے کر نا ہے۔ اختیارات میں دو نگا کام
تجھے کر نا ہے ہوا میں بنا ئوں گا چلا نی تجھے ہے ، بدل میں بنائوں گا بارش
تجھے بر سانی ہے ،حضور پاک ؐ کا ارشاد ہے اللہ کے ایسے بندے ہیں اگر وہ نہ
ہو تو زمین میں با رش نہ بر سے گی ہکیا مطلب ہوا اس کا اس کا مطلب یہ
ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اللہ تعالیٰ کے ایسے مقبول بارگاہ بندے ہیں جن کے
سپر د اللہ تعالیٰ نے بارش بر سانا کر دیا ہنا اعوذ با اللہ یہ نہیں ہے اگر وہ
بارش بر سائے گے تو وہ اللہ میاں سے کہے گے بارش نہیں بر سی نہ بندے ایسے
متعین کر دئیے کہ ان کی وجہ سے بارش ہو تی ہے ہان کی وجہ سے زمین میں
کھیتیاں اگتی ہیں،ان کی وجہ سے زمین میں درخت اُگتے ہیں، ان کی وجہ سے
زمین کے اندر پانی ذخیرہ ہو تا ہے ،جب بارش ہو تی ہے ،تو ابشاریں ابشاریں
گرتی ہیں ،فواریں ابلتے ہیں ،ندی نالہ چلتے ہیں ،دریا بنتے ہیں کیا مطلب ہوا
اللہ تعالیٰ کی طرز فکر جب کو ئی بندہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا وہ
دوست بن جا تا ہے ہدوست کی میں نے آپ کو تعریف بتا ئی جو دوست کر ے وہ

آپ بھی کر یں آپ دوست ہو جا ئیں گیااب آپ نے مخلوق کی خدمت شروع کر
دی آپ نے وہ کام شروع کر دیا جو اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں جیسے جیسے آپ
خدمت کر یں گے، جیسے جیسے آپ خدمت کر یں گے اس سی مناسبت سے آپ کا
راستہ طے ہو تا چلا جا ئے گا اور ایک وقت ایسا آئے گا اللہ تعالیٰ آپ کے سر پر
ہاتھ رکھ دیں گے میرے بندے مجھے مقبول ہے کہ تو تونے وہ کام شروع کر دیا جو
میں کر تا ہوں تو دوستی ہو گئی اور جہاں تک خدمت کا تعلق ہے بھا ئی
خدمت تو آپ کر تے ہی کر تے ہیں ایسا نہیں ہے خدمت کر نے کے لئے کو ئی آپ
کو نیا نصاب تلاش کر نا پڑے گا کسی کے پاس جا نا پڑے گا، آپ اپنے بچوں کی
خدمت نہیں کر تے بچوں کو پڑھا نا، لکھا نا، تربیت کر نا، نہلا نا ،دھو لا نا اس کے
اسکولوں کی فیس دینا ان کو اسکول چھوڑ کرک آنا ان کو اسکول سے لیکر آنا ان
کی دوکھ درد بیماریوں میں ان کا علاج کرانا ان کی شادی کر نا ان کا بیاہ کر نا
ان کے بچے پالنا یہ کیا خدمت نہیں ہے اس کو آپ کیا کہیں گے ہوالدین کی خدمت
کر نا اب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہاری ماں بیمار ہو تو تم نماز پڑھ رہے ہو
تو ماں تمہاری آواز دے یا باپ آواز دے ایک ہی با ت ہے تمہیں جا نا چا ہئے اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں نماز توڑ دو توڑ دو جا ئو اماں کے پاس ابا کے پاس پو چھو کیا
کام ہے پہلے وہ کام پو را کرو پھر آکر دوبارہ نماز پڑھو کیا یہ خدمت نہیں ہے؟
اب تو معاملہ ہی الٹا ہے بچے ماں باپ کا احترام ہے ہی نہیں اب تو پتا نہیں کیا
مسئلہ ہی دوسرا ہو گیا تو خدمت خلق کا شعبہ، خدمت خلق کاپہلا شعبہ ،خلق
کی ابتداء خلق کاپہلا کام کہا ں سے شروع ہوا اللہ تعالیٰ سے پھر اللہ تعالیٰ نے
آدم علیہ السلام کو علماالاسماء سیکھا کر زمین کی خدمت سپرد کر دی ہتکمیل
ایڈمیشن جیسے کہتے ہیں تو خدمت خلق کا شعبہ سلسلہ عظیمیہ میں اس لئے
رکھا گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے قربت کا قریب ترین ذریعہ ہے اور خدمت خلق کا
جیسا میں نے آپ کو بتا یا آپ کو عادت بھی ہے پرکٹس بھی ہے آپ جا نتے بھی
ہیں اماں کی خدمت،ابا کی خدمت، استاد کا ادب استاد کی خدمت ، بچوں کی
خدمت بچوں کی تعلیم تربیت گھر میں آپ گارڈن لگا لیں پا نی دینا درختوں کو
پھول پو دوں کو گھر کی صفا ئی کر نا مچھروں سے اور مکھیوں سے محفوظ
رکھنا خود کو بھی اپنی بھی خدمت ہو تی ہے، اللہ تعالیٰ صفائی ستھرا ئی کو
پسند کر تے ہیں جتنا آپ صاف رہیں گے ستھرے رہیں گے یہ آپ اپنی خدمت کر
رہے ہیں تو آپ یہ بتا ئیں خدمت خلق کر نا کو ئی نئی بات ہے یا آپ کے روٹین میں
ہے وہ چیزاب روٹین میں سے سے توڑا سا نکل کے اللہ کی مخلوق کی خدمت کر
لو بھئی اپنی خدمت کر رہے ہو اپنے بچوں کی خدمت کر رہے ہودو گھنٹے اللہ
کی مخلوق کی خدمت کر لو تویہ خدمت خلق کا جو شعبہ ہے یہ نہایت آسان
طریقہ ہے کہ اللہ تک پہنچنے کا پہلی تو یہ بات ہو گئی دوسری میں نے یہ بات
عرض کی تھی مراقبہ دوسرا جو ہمارا کیا کہتے ہیں سلسلے کے قواعدو ضوابط
میں مراقبہ مراقبہ کا مطلب کیا ہے کسی بھی چیز کی طرف جب تک آپ متواجہ
نہیں ہو نگے آپ کو

Concetration

نہیں ہو گا وہ چیز آپ کو حاصل نہیں ہو سکتی ہےآپ اسکول جا تے ہیں بچے آپ
کے اسکول جا تے ہیں اب آپ یہاں بیٹھے ہو ئے ہیں ماشا اللہ سار ے اب آپ
ذہنی طور پر خلفاشار ہوں تو آپ کی سمجھ میں ایک بات بھی نہیں آئے گی یا
آئے گی تو یہ ذہنی مرکزیت ہی مراقبہ ہے تفکر کر نا ،ذہنی مر کزیت حاصل کر
نا ہے

Concetration

ہے اور یہ

Concetration

ہی مراقبہ ہے اب جب آپ کے اندر تفکر ہو گا ہی نہیں تو آپ کیسے سو چیں
گے بارش کیسے بر ستی ہے ،آپ کیسے سو چیں گے درخت کیسے اُگتا ہے ،آپ
کیسے تلاش کر یں گے دو گز کی جگہ میں چھ ساتھ پھولوں کے درخت لگے ہوئے
ہیں اور ان میں الگ الگ رنگ کا پھول ہے ،ایک درخت میں چار پھول ہیں چاروں
پھولوں کی کی الگ الگ پنکھڑیاں الگ الگ ہیں آپ کیسے سو چیں گے ایک ہی
زمین ہے ،ایک ہی مٹی ہے ،ایک ہی ماحول ہے ،ایک ہی سورج ہے ،ایک ہی
دھوپ ہے ،ایک ہی پانی ہے یہ زمین کے اندر سے یہ رنگ کیسے نکلا وما زلزلاکم
فی الارض ...ہم نے زمین کے اندر رنگ بھر دئیے ہیں بکھر دئیے ہیں اس لئے کہ
لوگ تفکر کریں لالاتل ...کہ لوگ اللہ کی نشانیوں پر غوروفکر کریں کبھی آپ نے
سو چا ہے دیکھئے باہر جا کر دیکھئے چار درخت لگے ہو ئے ہیں چار میں سے پھول
الگ ہیں ،رنگ الگ ہے ،اگر پھل ہے تو ایک جگہ یہاں امرود لگا ہوا ہے، یہاں انار
لگا ہوا ہے، یہاں آم لگاہواہے تو اسی یہاں ایک زمین کے خطے میں چار درخت
لگے ہو ئے ہیں چاروں طرف انار امرودآم بیر سب کا ذائقہ الگ سب کی خوشبو
الگ ، سب کا رنگ الگ ،سب کی شکل و صورت الگ تو یہ چیزیں آپ اسی وقت
سوچیں گے جب آپ کے اندر مراقبہ کر نے کی صلاحیت ہو گی ہے

Concetration

کی صلاحیت ہو گی تفکر کر نے کا آپ کے اندر زوق ہو گا ،جذبہ ہو گا ،آپ کے
اندر اللہ کی آیت میں تلاش کر نے کاتدابیر ہو گاعقل ہو گئی فکر ہو گئی ،
سلسلہ عظیمیہ میں مراقبہ کا جو

Concept

ہے وہ اتنا زبردست ہے ک اگر مراقبہ کو آپ عام زندگی میں سے نکال لیں تو
آپ ساری زندگی اندھیرے میں کاٹ دی جا ئے گی ہےکو ئی بچے تعلیم نہیں حاصل

کر سکے گا ۔اگر اس کے اندر یکسوئی نہیں کسی گھر میں سے کھا نا نہیں پک
سکے گا اگر خاتون میں کھا نا پکا تے ہو ئے ذہن یہ

dustpans

ہو نگی کبھی کھا نا جل جا ئے گا ،آپ راستہ بھول جا ئیں گے یہاسے جا رہے ہیں
نارتھ ناظم آباد ذہنی طور پر پریشان ہیں آپ اُدھر کو چل پڑے حیدر آباد سارے دن
چل کر پھر پتا چلابھئی میں تو حیدآباد آگیا مجھے تو نارتھ ناظم آباد جا نا تھا ۔تو یہ
جو مراقبہ ہے سلسلہ عظیمیہ میاس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی زندگی میں
وہ مادی زندگی ہو، یا روحانی زندگی ہو یا خیالات کی زندگی ہو اس میں تفکر
کر ے ذہنی یکسوئی کے ساتھ اس کے بارے میں سوچ وچار کر ے ۔جیسے میں نے
ابھی آپ سے عرض کیا اللہ سے دوستی کرنا چاہئے۔ اب بتا ئیں یہ جو میں نے با تیں
آپکو بتا ئی یہ ساری کی ساری تفکر میں آتی ہیں اور تفکر منز مراقبہ ہے ۔
مراقبہ ،

Concetration

کنسٹریشن

Means

ذہنی یکسوئی میرا ہو گیا بس ہو گیا پورا تو یہ جو باتیں میں نے آپ کو سمجھا
ئیں خدمت خلق اور خدمت خلق سے کیا ہو گا ہم اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جا ئیں
گے بہت جلدی ایک تفکر سے ہم اللہ تعالیٰ کی آیت میں غور کریں گے فکر کریں
گے اور جب تفکر ہو گا ہم نماز پڑھتے ہیں اللہ و اکبر ساری دنیا کے خیالات آتے
رہتے ہیں ۔لیکن اگر نماز میں مراقبہ کی کیفیت میں آپ چلیں جا ئیں پھر آپ کو
دنیا کا خیال نہیں آئے گا ۔پھر آپ کے اعمال مرتبہ احسان بن جا ئیں گے ۔رسول
اللہﷺ نے فرمایا مومن کو مرتبہ احسان حاصل ہو تا ہے ۔وہ یہ دیکھتا ہے کہ
مجھے اللہ دیکھ رہا ہے یا وہ یہ دیکھتا ہے میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں ۔مومن کے
بارے میں فرمایا اب آپ بتا ئیں جس آدمی کومر تبہ احسان حاصل نہیں ہے وہ
مومن ہے غور کریں بہت مومن کی پہچان یہ ہے کہ اسے مرتبہ احسان حاصل
ہے یا تو وہ دیہ دیکھتا ہے یا مجھے اللہ دیکھ رہا ہے یا وہ یہ دیکھتا ہے میں اللہ
کو دیکھ رہا ہوں ۔یہ دو ہی باتیں ہیں نہ تو مومن کی کیا پہچان ہو ئی اس کو
مرتبہ احسان حاصل ہو تا ہے اور جس کو مرتبہ احسان حاصل نہ ہو وہ ...تو
ہم سب کیا ہو ئے بھئی ...نہیں بہت زیادہ ہے کہنے کی بات نہیں سوچنے کی
بات ہے جب ہمیں مر تبہ احسان حاصل نہیں ہوا توہم مسلمان تو ہیںمومن
نہیں ہیں ۔مومن اور مسلمان میں بڑا فرق ہے ۔قلو اسلمنا...ولماخلو لایمانک
فی قلوبکم ...یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ٹھیک
ہے مسلمان ہیںولماخلوالایمانک فی قلوبکم...ابھی ان کے دلوں میں ایمان داخل
نہیں ہوا ۔مسلمان مسلمان تو ہے لیکن اس کے دل میں ایما ن داخل نہیں ہوا

اور جب ایمان ہی داخل نہیں ہوا، تو یقین بھی داخل نہیں ہوا اور جب یقین ہی
داخل نہیں ہوا پھر کیا ہوا بھئی پھرشک شوبہ وسوسے اور شیطانی خیالا ت یہی
وجہ ہے جب ہم نماز پڑھتے ہیں کہتے ہیں اللہ و اکبر اب کو ئی چیز اللہ سے
بڑی نہیں بس اللہ بڑا ہے ہکائنات چھوٹی ہے ہر چیز چھوٹی ہے۔ اللہ و اکبر...
اللہ بڑا ہے ہجیسے ہی اللہ واکبر کی نیت باندھی اس میں بچوں کا خیال آیا بیوی
کا خیال آگیا، کبھی کاروبار کا خیال آگیا ،کبھی جائیداد کا خیال آگیا،کبھی پیسوں کا
خیال آگیاجب آپ نے اللہ و اکبر کہہ دیا اب اللہ کے علاوہ کسی چیز کا خیال آیا تو
بڑا کون ہوا کون ہوا بڑاتو آپ کیا کر رہے ہیں ہآپ کیا کر رہے ہیں مزاق کیا کر
رہے ہیں ومکرو ومکراللہ ...خیر المکرین ...آپ کیوں نہیں کہتے کہ نماز میں
خیال نہیں آنا چاہئے آپ کہتے ہیں نماز میںتو خیال آتا ہی ہے اگر نمازمیں خیال
آتا ہے تو

accountants

میں خیال کیوں نہیں آتا جب جب دفتر میں بیٹھ کر

account

بنا تے ہیں تو خیال آتا ہے کبھی لیب میں کوئی آدمی کام کر رہا ہوتا ہے کام میں
خیال آتا ہے کبھی ،ٹیچر بچوں کو پڑھاتا ہے

ject sub

کے علاوہ کو ئی خیال آتا ہے کبھی آپ ڈرائیونگ کر تے ہیں کبھی اتنے خیال آتے
ہیں بجائے اِدھر کے اُدھر چل پڑے کو خیال آتا ہے نہیں سدھے ہی جا نا ہے گا ڑی
سے بھی بچنا ہے ہٹیلی فک

signal

بھی دیکھنا ہے وہاں کیوں نہیں خیال آتا اس کا مطلب ہے ہم اپنے آپ سے
جھوٹ بول رہے ہیں ہم ذہن کیوں نہیں کر رہے ہم مکار ہیں مکاری کر رہے
ہیں وما مکر اللہ ...کہ بندے میرے ساتھ مکر کر تے ہیں اگر آپ کو

Concetration

نہیں ہو تا پھر میرا سوال آپ ہیں اگر

accountan

جس طرح آپ کونمازمیں خیالات آتے ہیں وہاں بھی آئیں وہاں بھیٓ نہ لگے تو
کمپنی آپ کو کتنے دن ملازمت رکھ لے گی بھئی بتا ئو بھئی کتنے دن ر کھے گئی
ایک ٹیچر ہے اس کو اِدھر اُدھر کے خیال آرہے ہے پروفیسر ہے کالج کا اس کو
خیالات آرہے ہیں وہ بول پڑھتا ہے کورس کیے علاوہ اِدھر کی بات اُدھر کی بات

کر تا ہے کا لج کتنے دن اسے رکھے گا ہم اللہ تعالیٰ کی چھوٹ سے اللہ تعالیٰ کرم
سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو اہمیں محیط کیا ہوا ہے پرکٹس ہے یکسو ں ہو
نے والی پرکٹس ثابت کر نے کے لئے حضور قلندر باباولیا ء نے ہمیں جو پروگرام
دیا ہے وہ مراقبہ ہیا گر آپ حضرات صرف یہ دل سے یقین کے ساتھ وقت کی
پابندی کے ساتھ مراقبہ میں پابندی کر یں مراقبہ میں کوطائی نہ کریں آپ کو

concetration

حاصل ہو جا ئے گا پھر جب آپ اللہ و اکبر کہے کے اللہ ہی بڑا ہو گا پھر کو ئی
نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ ہمیں سب کو توفیق عطا فرمائے سلسلے کے اسباقوں میں
پابندی کریں کوطائی نہ کریں اورخدمت خلق کا جذبہ ہمارے اندر موجود ہے اس
لئے یہاں ہر خاتون ماں ہے بہن ہے بیٹی ہے اور ماں بہن بیٹی خدمت کر تے ہیں
اور ہر یہاں باپ ہے بھا ئی ہے ماں باپ سب خدمت کر تے ہیں خدمت کر نے کی
ہمیں عادت ہے اب اتنا ہے جو اس کا حلقہ ہے اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور ناصر
ہو اختتام